بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیوبندی، وہابی مذہب کے عقائد و احکام

از

حضرت علامہ مفتی محمد نظام الدین رضوی أدام اللہ فیوضہ
صدر شعبۂ افتا جامعہ اشرفیہ مبارک پور

برائے ایصال ثواب

- بتول طاہرہ حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا
- حافظ ملت حضرت علامہ عبد العزیز مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ
- رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام نوری لائبریری قائم کردہ طلبہ جامعہ اشرفیہ، دمکا، دیوگھر، جام تاڑا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وہابیوں کے چند عقائد اور ان کے پیچھے نماز کا حکم

فرقۂ وہابیہ تیرہویں صدی ہجری میں نجد سے ظاہر ہوا اور اس نے ساری دنیا کے مسلمانوں بالخصوص حرمین شریفین ۔ زَادَ ھُمَا اللّٰہُ شَرفاً وَّتَکْرِیْماً ۔ کے باشندوں کے خلاف زبردست فتنہ وفساد برپا کیا۔

یہ لوگ:

- وہابیہ کے سوا ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر ومشرک مانتے ہیں۔
- ان کو قتل کرنا اور ان کے مال چھین لینا حلال، بلکہ واجب کہتے ہیں۔
- حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ پاک میں نہایت گستاخی کے کلمات بکتے ہیں۔
- حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے جیسا خیال کرتے ہیں۔
- یہ اپنے ہاتھ کی لاٹھی کو سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ نفع بخش مانتے ہیں، یہ کہتے ہیں کہ ہم لاٹھی سے کتّے کو بھگا سکتے ہیں مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات سے تو یہ بھی نہیں کرسکتے۔
- یہ تقلید کو شرک کہتے اور اکابرِ اُمّت کی شان میں گستاخی کرتے ہیں۔
- یارسول اللہ کہنا شرک اور کہنے والے کو مشرک شمار کرتے ہیں۔

وہابیوں کے حامی ومخلص دیوبندی مذہب کے پیشوا اور دار العلوم دیوبند کے سابق

صدر المدرسین مولوی حسین احمد ٹانڈوی نے اپنی کتاب ''شہاب ثاقب'' میں نجدی وہابیوں کے یہ عقائد شمار کیے ہیں ہم ذیل میں ان کے اصل کلمات اسلامی عقائد کے ساتھ نقل کرتے ہیں۔

نجدی وہابی عقائد	اسلامی عقائد
[۱، ۲] محمد بن عبد الوہاب کا عقیدہ تھا کہ: جملہ اہلِ عالم وتمام مسلمانانِ دیار مشرک وکافر ہیں۔ اور ان سے قتل وقتال کرنا، ان کے اَموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے، چنانچہ نواب صدیق حسن خاں نے خود اس کے ترجمہ میں ان دونوں باتوں کی تصریح کی ہے۔ (شہاب ثاقب ص ۴۳، کتب خانہ رحیمیہ دیوبند) صاحبو! محمد بن عبد الوہاب نجدی ابتداء تیرہویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا۔ اور چوں کہ خیالاتِ باطلہ اور عقائدِ فاسدہ رکھتا تھا اس لیے اس نے اہلِ سنت والجماعت سے قتل وقتال کیا، ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا، ان کے اَموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا۔	جو تمام مسلمانوں کو مشرک وکافر کہے وہ خود مشرک وکافر ہے۔ صحیح مسلم شریف میں ہے: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «أَيُّمَا امْرِئٍ قَالَ لأَخِيْهِ «كَافِرُ» فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا إِنْ كَانَ كَمَا قَالَ، وَ إِلاَّ رَجَعَتْ عَلَيْهِ» جس کسی نے اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہا تو دونوں میں سے ایک ضرور کافر ہوگا۔ جسے کافر کہا اگر واقع میں کافر ہے تو ٹھیک، ورنہ یہ کافر کہنے والا کافر ہو جائے گا۔ (صحیح مسلم شریف ص ۵۷، ج۱، کتاب الایمان) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَ قِتَالُهُ كُفْرٌ» مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے قتال کرنا کفر ہے۔ (صحیح مسلم شریف ص ۵۸، ج۱، کتاب الایمان)

ان کے قتل کرنے کو باعث ثواب و رحمت شمار کرتا رہا، اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکالیف شاقہ پہنچائیں، سلف صالحین اور اَتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کیے بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکالیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا۔ اور ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ (شہاب ثاقب ص ۴۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلاَحَ فَلَيْسَ مِنَّا» جس نے ہم پر تلوار سونتی وہ ہم میں سے نہیں۔

(صحیح مسلم شریف ص ۶۹، ج۱، کتاب الایمان)

یہ حدیثیں یہاں حقیقت پر محمول ہیں کیوں کہ وہابیہ نے مسلمانوں کو کافر اعتقاد کر کے کافر کہا اور ان کے قتل کو حلال سمجھ کر ہی انھیں قتل کیا اور ان کے اموال لوٹے۔

[۳، ۴، ۵] شانِ نبوت وحضرت رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مُماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں اور نہایت تھوڑی سی فضیلت زمانۂ تبلیغ کی مانتے ہیں۔

ان کا خیال ہے کہ رسولِ مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب ہم پر نہیں اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعد وفات ہے۔

بارگاہ رسالت کا ادب وتعظیم فرض ہے اور گستاخِ رسول کافر ومرتد ہے۔ قرآن حکیم میں ایک گستاخ کے تعلق سے ہے:

((لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ)) حیلے بہانے نہ بناؤ تم اپنے ایمان کے بعد کافر ہو چکے۔

[سورۂ توبہ، آیت ۶۶]

نیز ارشاد باری ہے:

((وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ)) اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو۔ [سورۂ فتح، آیت ۹]

پاک میں انتہائی گستاخی اور بے ادبی کے کلمات بولتے ہیں ان وجوہ سے وہابیہ نجدیہ خود ہی کافر اور اسلام سے خارج ہیں اور کافر و مرتد کے پیچھے نماز باطل و بیکار ہے کیوں کہ مرتد کی خود اپنی نماز بھی باطل ہے تو اس کے مقتدی کی بدرجہ اولیٰ باطل ہوگی۔ واضح ہو کہ مذاہبِ اربعہ کے علمانے ان پر کفر کا فتوی دیا ہے، چناں چہ سیف الجبار میں ہے:

"فاجتمع العُلماءُ حولَ المنبر و صعد الخطيب أبو حامد عليه و قال: أيّها العلماء و القُضاة و المَفاتي سمعتم مقالهم و علمتم عقائدهم، فما تقولون فيهم؟ فأجمع كافّة العلماء و القضاة و المفاتي من المذاهب الأربعة من أهل مكّة المشرّفة و سائر بلاد الإسلام الذين جاؤوا للحج، و كانوا جالسين و منتظرين لدخول البيت عاشر المحرم و حكموا بكفرهم. فانعقد الإجماع بلا خلاف على كلمة واحدة و كتب الفتوى و ختم بخواتيم كلهم". اهـ. ملتقطًا.

علما منبر کے گرد جمع ہوگئے اور خطیب ابو حامد نے منبر پر چڑھ کر فرمایا: اے علما اور قضاۃ اور مفتیو! آپ حضرات نے وہابیہ کے اقوال سن لیے اور ان کے عقاید آپ کو معلوم ہوگئے اب آپ ان کے بارے میں کیا حکم صادر فرماتے ہیں؟

تو مکہ مکرمہ اور تمام بلادِ اسلام سے جو علما و قُضاۃ اور مفتیانِ کرام حج کے لیے تشریف لائے ہوئے تھے اور یہ حضرات وہاں تشریف فرما تھے سب نے بالاجماع ١٠/ محرم کو یہ فیصلہ صادر کیا کہ وہابیہ کافر ہیں اور بغیر کسی اختلاف کے ایک حکم پر اجماع منعقد ہوگیا اور فتوی لکھا گیا جس پر سب نے (اپنے دست خط کیے اور) مہریں لگائیں۔

(سیف الجبار ص ۸۹، ۹۰)

اس تفصیل کی روشنی میں بخوبی واضح ہوجاتا ہے کہ وہابی امام کے پیچھے اہلِ سنت و جماعت کی نماز نہ ہوگی، لہٰذا مسلمان ان کے پیچھے ہرگز ہرگز نماز نہ پڑھیں۔ حج ایک الگ عبادت ہے اور نماز ایک الگ عبادت، حج کے لیے وہابی امام کے پیچھے نماز پڑھنے کی قطعاً حاجت نہیں، حج کے افعال بھی تنہا ہی ادا کیے جاتے ہیں، اس کے لیے بھی کی قطعاً حاجت نہیں۔ لہٰذا مسلمانانِ اہلِ سنت اپنی نمازیں الگ پڑھیں، جیسا کہ اپنا حج الگ الگ کرتے ہیں، ہاں! کوئی سنی عالم مل جائیں تو ان کو امام بنالیں اور جماعت سے اپنی نمازیں پڑھیں، ورنہ تنہا تنہا حدیث میں ہے کہ حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَ لَا تُؤَاكِلُوْهُمْ وَ لَا تُنَاكِحُوْهُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَيْهِمْ وَ لَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ.

(معجم کبیر طبرانی ١٧/ ١٤٠، حدیث نمبر ٣٤٩، ضعفاے کبیر عقیلی ١/ ١٢٦، ترجمہ ١٥٣ احمد بن عمران)

یعنی تم ان گستاخوں کے ساتھ نہ بیٹھو، نہ کھاؤ پیو، نہ شادی بیاہ کرو، نہ ان کے جنازے کی نماز پڑھو اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

محمد نظام الدین الرضوی
خادم الافتا بدار العلوم الاشرفیہ، مبارک فور
٢/ شعبان المعظم ١٤٣١ھ
١٥/ ٧/ ٢٠١٠ م یوم الخمیس

ان کے بڑوں کا مقولہ ہے (معاذ اللہ، معاذ اللہ، نقلِ کُفر کفر نہ باشد) کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذاتِ سرور کائنات علیہ الصلاۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے کُتّے کو بھی دفع کرسکتے ہیں اور ذاتِ فخرِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کرسکتے۔

(شہاب ثاقب ص ۴۷)

[۶] وہابیہ کسی خاص امام کی تقلید کو شرک فی الرِّسالۃ جانتے ہیں اور ائمہ اربعہ اور ان کے مقلدین کی شان میں الفاظِ وہابیہ خبیثہ استعمال کرتے ہیں اور اس کی وجہ سے مسائل میں وہ گروہِ اہل سنت والجماعت کے مخالف ہو گئے چنانچہ غیر مقلدینِ ہند اسی طائفۂ شنیعہ کے پیرو ہیں۔

وہابیۂ نجد عرب اگر چہ بوقت اظہار دعویٰ حنبلی ہونے کا اقرار کرتے ہیں لیکن عمل درآمد اُن کا ہرگز جملہ مسائل میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر نہیں ہے۔

شفا شریف وبزازیہ ودُرر وغُرر وفتاویٰ خیریہ وغیرہا میں ہے: أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ أَنَّ شَاتِمَهُ ﷺ كَافِرٌ، وَمَنْ شَكَّ فِي عَذَابِهِ وَكُفْرِهِ كَفَرَ.

تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو حضور اقدس ﷺ کی شان پاک میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اور جو اس کے مُعذَّب یا کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ (شفا شریف وغیرہ)

تقلید ائمہ قرآنی حکم ہے، ارشاد باری ہے:

فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۴۳ اہل علم سے پوچھو اگر تمہیں معلوم نہ ہو۔ [سورۂ نحل، آیت ۴۳]

ایک لاکھ سے زاید صحابہ کرام تھے ان میں مجتہد صرف بیس کے قریب تھے وہ حضرات سرکار علیہ الصلاۃ والسلام کے وصال کے بعد انھیں حضرات مجتہدین سے پوچھ کر عمل کرتے اور آج سوائے وہابیہ کے ساری دنیا کے مسلمان مقلّد ہیں۔

بلکہ وہ بھی اپنے فہم کے مطابق جس حدیث کو مخالف فقہ حنابلہ خیال کرتے ہیں اس کی وجہ سے فقہ کو چھوڑ دیتے ہیں ان کا بھی مثل غیر مقلدین کے اکابر امت کی شان میں الفاظ گستاخانہ، بے ادبانہ استعمال کرنا معمول بہ ہے۔ (شہاب ثاقب ص ۶۲، ۶۳)

[۷] وہابیۂ نجدیہ یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں اور برملا کہتے ہیں کہ ''یا رسول اللہ'' میں اِستعانت لغیر اللہ ہے اور وہ شرک ہے۔

(شہاب ثاقب ص ۶۵)

سلف سے خلف تک ہر دور میں تقلید کا سلسلہ جاری رہا۔ بے شمار اولیاء اللہ، غوث، ابدال، اقطاب ہیں جو مقلّد تھے۔

یا رسول اللہ کہنا جائز ہے، وہابیہ کے سوا ساری دنیا کے مسلمان جائز کہتے ہیں بلکہ نماز جیسی مقدس عبادت میں اپنے نبی کو یوں سلام عرض کرتے ہیں: ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ'' ''أَيُّهَا النَّبِيُّ'' یا نبی کی دوسری تعبیر ہے۔

یہ وہابیوں کے چند عقاید ہیں جو انھیں کے دوست کے بیان کردہ ہیں ابھی اس کے سوا ان کے دوسرے بہت سے عقائد اور ہیں جو اسلامی نقطۂ نظر سے کفر ہیں جیسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے جسم وجہت کا اعتقاد وغیرہ۔

الغرض صرف مولوی حسین احمد ٹانڈوی کی شہادت سے ہی یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ وہابیہ نجدیہ اپنے سوا ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر ومشرک مانتے ہیں، ان کو قتل کرنا اور ان کا مال چھین لینا واجب سمجھتے ہیں یہ الگ بات ہے کہ کسی مجبوری کی وجہ سے ان دنوں اس پر عمل نہیں کر پا رہے ہیں۔

اکابرِ امت بلکہ خود حضور سیدُ الانبیا افضل الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان

چکے مسلمان ہو کر۔ [سورۂ توبہ، آیت ۶۵، ۶۶]

یہ آیت کریمہ ایک بے ادب گستاخِ رسول کے بارے میں نازل ہوئی جیسا کہ اس کے شانِ نزول سے عیاں ہے، چناں چہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:

''و أخرج ابن أبي شيبة و ابن المنذر و ابن أبي حاتم و أبوالشيخ عن مجاهد في قول: ﴿وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَ نَلْعَبُ﴾ قال: قال رجل من المنافقين : يحدثنا محمد: أن ناقة فلان بوادي كذا وكذا في يوم كذا وكذا، وما يدريه بالغيب؟''

ابن ابی شیبہ، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے یہ تخریج کیا کہ کسی شخص کی اونٹنی کھو گئی تھی، اسے اس کی تلاش تھی تو اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اونٹنی فلاں جنگل میں، فلاں جگہ ہے'' اس پر ایک منافق نے کہا کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بتا رہے ہیں کہ اونٹنی فلاں جگہ ہے، محمد غیب کیا جانیں، اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ''اللہ و رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو، بہانے نہ بناؤ تم اس لفظ کو بول دینے کی وجہ سے کافر ہو گئے۔

(الدُّرُّ المنثور فی التفسیر بالماثور، ج:٤، ص:٢٣ سورۃ التوبۃ)

حفظ الایمان کی عبارت گستاخی اور بے ادبی میں اس منافق کی بکواس سے بہت سخت ہے، اس لیے بدرجہ اولیٰ اس کا حکم بھی وہی ہوگا جو قرآن نے بیان فرمادیا کہ:

﴿لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ﴾ بہانے نہ بناؤ، تم اسلام لانے کے بعد کافر ہو چکے۔

(۲) وہابی مذہب کا دوسرا عقیدہ یہ ہے کہ شیطان لعین کا علم حضور سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ ہے، بلکہ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ شیطان کے لیے زیادہ علم

قرآن وحدیث سے ثابت ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اس کا اثبات شرک ہے، اس عقیدے کا اظہار دیوبندی مذہب کے سب سے بڑے امام مولوی رشید احمد گنگوہی اور ان کے شاگرد مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے اپنی تصنیف براہین قاطعہ میں کیا ہے، ان کی عبارت یہ ہے:

> الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان وملک الموت کا حال دیکھ کر علمِ محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے، شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ (براہین قاطعہ ص ۵۵ مطبوعہ دار الاشاعت، کراچی، طباعت اول مارچ ۱۹۸۷)

اس عبارت میں جس وسعتِ علم کو شیطان کے لیے ثابت کیا ہے اور اس پر نص ہونا بیان کیا ہے اسی کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے شرک بتایا ہے۔ معاذ اللہ۔

اس سے ثابت ہوا کہ دیوبندی اکابر وسعتِ علم میں شیطان کو خدا کا شریک اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ صاحب علم مانتے ہیں اور یہ بھی کفر ہے کیوں کہ اس امر پر اجماع امت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم ساری کائنات سے زیادہ ہے، تفسیر روح البیان میں ہے:

وقدِ انعقد الإجماع على أن نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم أعلمُ الخلق وأفضلُهم على الإطلاق.

یعنی اس پر اجماع ہو گیا ہے کہ ہمارے نبی کریم صلوات اللہ علیہ سلامہ، تمام مخلوقات سے زیادہ علم اور فضیلت رکھتے ہیں۔ (تفسیر روح البیان، تفسیر سورۂ کہف، آیت ۶۶)

(۳) وہابی مذہب کا تیسرا عقیدہ ہے کہ حضور خاتم الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نیا نبی آ سکتا ہے وہ ارشادِ قرآنی: ﴿وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ کا معنی آخری نبی نہیں مانتے، چناں چہ اس مذہب کی بنیادی کتاب ''تحذیر الناس'' میں ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

دیوبندی مذہب کے عقائد واحکام

دیوبندی مذہب، اہل سنت و جماعت بلکہ اسلام سے جدا ایک الگ مذہب ہے جس میں بہت سی باتیں اسلام کی بھی پائی جاتی ہیں، اس لیے عوام الناس انھیں مسلمان سمجھتے ہیں مگر کئی ایک بنیادی عقائد میں وہ اسلام کے مخالف ہیں، اس لیے وہ حقیقت میں مسلمان نہیں، جیسے قادیانی مذہب کی بہت سی باتیں اسلام سے میل رکھتی ہیں مگر بعض بنیادی باتوں میں اسلام کی مخالفت کرنے کی وجہ سے وہ خود دیوبندیوں کے نزدیک بھی کافر، اسلام سے خارج ہیں۔ ہم یہاں اختصار کے پیش نظر دیوبندی مذہب کے چند بنیادی عقائد جو اسلام سے متصادم ہیں اور اسلام کی بنیادوں کو ڈھاتے ہیں، پیش کرتے ہیں:

(۱) دیوبندی مذہب کا عقیدہ ہے کہ:

جیسا یا جتنا علم غیب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہے ویسا، یا اتنا علم غیب تو ہر بچے، پاگل بلکہ سارے جانوروں اور چوپایوں کو بھی حاصل ہے۔ اس عقیدے کا اظہار دیوبندی مذہب کے پیشوا مولوی اشرفعلی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان میں کیا ہے، اس کی اصل عبارت یہ ہے:

> آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔

(حفظ الایمان ص ۱۵، کتب خانہ سلطانیہ دیوبند)

اس عبارت میں لفظ ''ایسا'' کو بعض دیوبندی علما نے ''اتنا'' کے معنی میں بتایا ہے اور بعض نے تشبیہ کے لیے۔ اس لیے ہم نے ان کی ترجمانی میں دونوں کا لحاظ رکھا ہے۔

ہم مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم غیب جانوروں، چوپایوں اور پاگلوں کے جیسا مانا جائے یا ان کے برابر مانا جائے بہر حال وہ اسلام کے خلاف اور کفر ہے؛ کیوں کہ یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان پاک میں بہت بڑی گستاخی ہے جو بلاشبہہ کفر ہے۔ اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ حضور سید الانبیاء افضل الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توقیر و تعظیم فرض عین ہے اور آپ کی جناب میں ذرّہ برابر گستاخی بھی اسلام سے خارج کر دینے کے لیے کافی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

((وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ط)) اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔ [سورۂ فتح، آیت ۹]

قرآن حکیم میں آپ کے علم شریف کے تعلق سے ہے:

((وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط)) اے نبی! اللہ نے تم کو سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔ [سورۂ نساء، آیت ۱۱۳]

حضرت عبد الرحمٰن بن عائش کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیدارِ الٰہی اور انعاماتِ خداوندی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ'' مجھے آسمان و زمین کی تمام باتیں معلوم ہو گئیں۔

(مشکوۃ المصابیح ص ۶۹، ۷۰ باب المساجد بحوالہ دارمی و ترمذی، مجلس برکات)

ارشاد ربّانی ہے:

((وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَ نَلْعَبُ ط قُلْ اَبِاللّٰهِ وَ اٰيٰتِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ط))

اور اے محبوب! اگر تم ان سے پوچھو، تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے۔ تم فرماؤ کہ اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو، بہانے نہ بناؤ، تم کافر ہو

> ”عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم [1] کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدُّم یا تأخُّر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں، پھر مقام مدح میں ((وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ)) فرمانا اس صورت میں کیوں کر صحیح ہوسکتا ہے۔ ہاں اگر اس وصف کو اوصافِ مدح میں سے نہ کہیے اور اس مقام کو مقامِ مدح قرار نہ دیجیے تو البتہ خاتمیت باعتبار تأخُّرِ زمانی صحیح ہوسکتی ہے۔“ (تحذیر الناس ص ۳، کتب خانہ رحیمیہ دیوبند)

پہلے تو اس قائل نے خاتم النبیین کے معنی ”تمام انبیا کے بعد، اور سب سے آخری نبی“ ہونے کو خیالِ عوام کہا اور یہ کہا کہ اہل فہم پر روشن ہے کہ اس میں بالذات کچھ فضیلت نہیں حالاں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاتم النبیین کے یہی معنی بکثرت احادیث میں ارشاد فرمائے تو معاذ اللہ اس قائل نے حضور کو عوام میں داخل کیا اور اہل فہم سے خارج کیا، پھر اس نے ختمِ زمانی کو مطلقاً فضیلت سے خارج کیا، حالاں کہ اسی تأخرِ زمانی کو حضور نے مقام مدح میں ذکر فرمایا۔

پھر صفحہ ۴ر پر لکھا:

> آپ موصوف بوصفِ نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض۔

قرآن وحدیث میں انبیاے کرام کے درمیان اس طرح کی تفریق کہیں نہیں بلکہ اس کے برخلاف قرآن حکیم میں یہ ہے: ((لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ)) ہم اس کے رسولوں میں سے کسی کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے۔ [سورۂ بقرہ، آیت ۲۸۵]

یعنی رسول و نبی ہونے کی حیثیت سے کوئی فرق نہیں، ہاں! ان کے فضائل الگ الگ ہیں جیسا کہ قرآن نے دوسری جگہ اسے بھی واضح فرمادیا ہے۔

---

(۱) صلعم لکھنا حرام ہے مگر ایسا لکھنا دیوبندیوں کا طریقہ ہے۔ ہم اہل حق ”اہلِ سنت و جماعت“ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھتے ہیں۔ ۱۲ منہ

صفحہ ۱۴ر پر لکھا:

> بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔

صفحہ ۲۵ر پر خامہ فرسائی کی:

> بلکہ اگر بالفرض بعدِ زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائے کہ آپ کے مُعاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجیے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔

یہ عبارت کس قدر غلط ہے۔ اسے یوں سمجھیے جیسے کوئی کہے: اگر کوئی مہادیو کی پوجا کرلے یا کفری بات بول دے تو بھی اس کے اسلام پر کوئی اثر نہ پڑے گا۔ یا کوئی اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے تو بھی اس کے بیوی ہونے میں کوئی فرق نہ آئے گا۔ اگر یہ باتیں غلط ہیں تو تحذیر الناس کی وہ بات بھی ضرور غلط ہے۔

اور ایسے بہت سے گندے عقائد دیوبندی مذہب کے ہیں جو اسلام کے سرتاسر خلاف ہیں اور یقیناً ایسے عقائد مسلمانوں کے نہیں ہوسکتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«سَيَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي أُنَاسٌ يُحَدِّثُونَكُمْ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلاَ آبَاؤُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ».

میری امت کے اخیر زمانے میں کچھ لوگ ظاہر ہوں گے جو ایسے اقوال اور عقاید پیش کریں گے جنھیں نہ تم نے سنا ہوگا، نہ تمہارے باپ داداؤں نے، تو تم لوگ ان سے دور رہو اور انھیں اپنے سے دور رکھو۔ (مقدمہ صحیح مسلم شریف ص ۹ ج ۱)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

”كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي“ جب بھی کوئی نبی پردہ

فرماتے ان کے بعد دوسرے نبی آتے اور بیشک میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(صحیح البخاری ص ۴۹۱، ج ۱، باب ماذُکرعن بنی اسرائیل، مجلس البرکات)

”أنس بن مالک قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلاَ رَسُولَ بَعْدِی وَلاَ نَبِیَّ“

انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک رسالت اور نبوت ختم ہوگئی لہٰذا میرے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں۔

(جامع الترمذی ص ۵۱، ج ۲، باب ذہبت النبوۃ، مجلس البرکات)

ان احادیث نبویہ کی روشنی میں دیوبندیوں کے درج بالا عقائد کا جائزہ لیجیے تو روز روشن کی طرح ظاہر ہوگا کہ وہ عقائد نہ کتاب اللہ میں ہیں، نہ حدیث رسول اللہ میں، نہ ان پر مسلمانوں کا اجماع ہے، نہ ہمارے اسلاف نے ان عقائد کو سنا اور نہ ہی ان کے بعد کے فقہا، ائمہ، مجتہدین اور مسلمانوں نے سنا۔ اس لیے ثابت ہوا کہ دیوبندی مذہب کے وہ عقائد باطل ہیں اور چوں کہ ان عقائد کے ذریعہ بارگاہِ رسالت میں گستاخی کی گئی ہے اور ضروریاتِ دین کا انکار کیا گیا ہے، اس لیے علماے حِل وحرم وعرب وعجم وہند وسندھ نے بالاتفاق انھیں کافر ومرتد واسلام سے خارج کہا، بلکہ یہاں تک صراحت فرمائی کہ:

”مَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ“

جو ایسے عقائد کفریہ والے کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

(۱) اور کافر ومرتد مرد ہو یا عورت اس سے دنیا میں کسی کا نکاح حلال نہیں۔

اس لیے دیوبندی مرد وعورت سے سنی عورت ومرد کا نکاح نہ ہوگا۔

فتاوی ہندیہ میں ہے:

و لایجوز للمرتد أن یّتزوّج مُرتدّة و لا مُسلِمةً ولا کافرةً

أصلیةً ـــ وکذلك لایجوز نکاحُ المرتدَّةِ مع أحد، کذا في المبسوط. (الفتاوی الهندیة، ص ۲۸۲، ج ۱، القسم السابع من کتاب النکاح) والله تعالي أعلم.

(۲) جس شخص کا حال عقیدے کے لحاظ سے مشکوک ہو اور عوام یہ سمجھتے ہوں کہ وہ دیوبندی ہے حالاں کہ وہ دیوبندی نہ ہو وہ اوّلاً دیوبندیوں سے مکمل قطعِ تعلق کرے پھر مسلمانوں کے اطمینان کے لیے ان کے مجمع میں دیوبندی مذہب سے بیزاری کا اعلان کرے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے سامنے کہے:

> دیوبندی مذہب باطل ہے وہ فتوے میں حفظ الایمان اور براہین قاطعہ اور تحذیر الناس کے ذکر کیے گئے عقاید خالص کفر ہیں، وہ ان سے بیزار ہے اور جو ان عقاید کا قائل ہو، یا حق مانے جیسے مولوی اشرفعلی تھانوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی اور قاسم نانوتوی اور ان کے پیروکار۔ وہ سب کافر ومرتد، اسلام سے خارج ہیں پھر کلمۂ شہادت پڑھ کر اہلِ حق اہلِ سنت وجماعت کے ساتھ رہے۔

یہ حکم مرد عورت سب کے لیے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

محمد نظام الدین الرضوی
خادم الافتا بدار العلوم الاشرفیہ، مبارک فور
۲/ شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ
۱۵/ ۷/ ۲۰۱۰م یوم الخمیس